Lesson 4: Nahl (Ayaat 65- 79): Day 15

سُوْرَۃُ النَّحل کی تفسیر

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ اور کھجور اور انگور کے میووں سے بھی (تم پینے کی چیزیں تیار کرتے ہو کہ ان سے شراب بناتے ہو) اور عمدہ رزق (کھاتے ہو) جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں ان کے لیے ان (چیزوں) میں (قدرت خدا کی) نشانی ہے۔

پہلی بات نوٹ کیجئے شراب کی حرمت میں یہ پہلی آیت ہے۔ جب مکی سورتوں میں یہ حکم اُترا تو سلیم الفطرت لوگوں نے پہچان لیا کہ اب آنے والے دور میں شراب حرام ہو جائے گی۔ کیونکہ اس میں لفظ سَكَرًا کے بعد لفظ وَّرِزْقًا حَسَنًا آگیا، کہ تم اس میں سے نشے والی چیزیں بھی بنا لیتے ہو اور تم اس میں سے رزقِ حسن بھی بنا لیتے ہو۔ اس سے بات واضح ہو گئی کہ یہاں شراب کو اللہ تعالی نے رزق حسن سے الگ کر دیا اور کچھ لوگ اشارہ سمجھتے ہیں اور کچھ پوری بات بھی نہیں سمجھتے۔ اس آیت کے بعد یہ بات سمجھ آگئی کہ شراب آنے والے دنوں میں حرام ہو جائے گی۔

یہاں دو چیزیں ہیں النَّخِيْلِ نخل سے، کھجور کے درخت کو کہتے ہیں اور اَعْنَابِ، عنیب سے ہے۔ انگور کو کہتے ہیں۔ ان دونوں سے شراب بھی بن سکتی ہے اور ان دونوں سے جوس بھی بنتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جو شراب بنتی تھی وہ انہی دو چیزوں سے بنتی تھی۔ اللہ تعالی نے یہاں بتا دیا کہ ایک ہی چیز ہے، اچھا استعمال کرو گے تو اس سے تازہ چیزیں مل جائیں گی اور اگر اس کا برا استعمال کرو گے تو فائدے کی بجائے آپ کا نقصان ہو گا۔

اس میں یہ پیغام ہے کہ تم حالات کے پید اوار نہ بنو۔ حالات کو اپنا تابع کرو۔ بعض دفعہ ہم یہی کچھ کہتے رہتے ہیں کہ ہم ایسے لوگوں کے بیچ میں ہیں، لوگ ہماری بات نہیں مانتے، تو اللہ تعالی کہتا ہے کہ دیکھو پھلوں کے عرق اور جوس میں وہ مادہ بھی موجود ہے جس سے رزق حسن، فریش جوس بنتا ہے اور وہ مادہ بھی موجود ہے جسے تم الکحل میں بدل دو۔ آگے تمہاری اپنی چوائس ہے کہ تم کیا حاصل کرتے ہو ۔پاک رزق لیتے ہو یا عقل کو خراب کرنے والی چیز لیتے ہو۔ اس آیت میں یہی بات بتائی جارہی ہے کہ اپنی چوائس بدلو۔ کچھ لوگ پاک چیزوں کو بھی ناپاک کر کے کھاتے ہیں، جیسے، کہ جوس ہے اسکو سڑا ،گلا کے، خراب کر کے کھانا۔

شراب کیاہوتی ہے، ایک مثال ہے کہ گھر میں انگور آتے ہیں، دل چاہتا ہے فریش کھائیں۔ انگور ایک ایسا پھل ہے کہ آتے ہی اگر نہ کھائیں تو اگلے ہی چند گھنٹوں میں اس کی جوانی کم ہوتی ہے، بڑھاپے کی جھریاں پڑتی ہیں۔ ایک دن، دو دن، تیسرے دن اس کی شکل تبدیل ہو جاتی ہے۔ آپ انگور کا ایک گچھا لا کے گھر میں ایسی جگہ جہاں دھوپ آتی ہو رکھ دیں اور ایک ہفتہ اس کو وہاں پڑا رہنے دیں۔ وہ جو اس میں فومی گیشن ہو گی، اس میں کیڑے پڑیں گے۔ شراب بنانے کا طریقہ یہی ہے۔ اس کو گلا، سڑا کے بناتے ہیں۔

پہلے دور میں تو مٹکوں میں شراب بنتی تھی، 'نبیز' نام کی ایک شراب عربوں میں بہت پی جاتی تھی۔ شراب کوئی مزے کی چیز ہوتی تو کوئی کہتا بھی۔ شراب میں مزہ نہیں ہوتا، نشہ ہوتا ہے۔ جو شراب کی اصل ہے، وہی ایک گناہ کی اصل ہے۔ جس طرح شراب بد مزہ ہوتی ہے لیکن اس کی ایک عادت پڑ جاتی ہے، گناہ بھی اپنی اصل کے اعتبار سے کوئی مزے کی چیز نہیں ہے مثال ہے کہ آج کے دور میں

Nudeness، عورت سیکس، گندگی، یہ ساری چیزیں ہیں۔ آج عورت کے گندے جسم کو اچھالتے ہیں اور لوگوں نے جسم کا ایک ایک حصہ استعمال کر لیا ہے۔ اب سمجھ نہیں آتی کہ آگے اور کیا دکھائیں۔ جتنے کپڑے آپ کو مارکیٹوں میں نظر آتے ہیں وہ ویسٹرن سٹائل کے ہیں۔ اب تو فرق ہی ختم ہو گیا ہے۔ ہر جگہ کن ابھاروں کو عام کرتے ہیں۔ یا تو اللہ ان عورتوں کو ہدایت دے، یا ان کو اٹھالے کہ جو مردوں کی، بچوں کی، نگاہوں کو گندہ کرتی ہیں اور عورتوں کی نگاہیں کہاں پاک رہتی ہیں کہ اتنے ٹائٹ کپڑے ہوتے ہیں کہ جسم کا کوئی کٹ ہی نہیں چھپتا۔ کیا چیز عام کرتے ہیں جہاں سے دن میں دو چار بار بدبو والی چیزیں آتی ہیں۔

ایک قول ہے کہ مردوں کو کہتے ہیں کہ تمہیں کسی عورت میں کشش محسوس ہو تو تم اس کی گندگی کی چیزوں کو سوچ لو تو تمہیں اس سے کراہت آجائے گی۔ اگر کسی بھی عورت یا کسی مرد کو کسی کا حسن ابھارے تو فوراً اس مرد کے بارے میں سوچیں کہ جب وہ صبح اٹھتا ہو گا اس کے منہ میں سے بو آتی ہو گی۔

گندگی کو پہچاننا یہ فطرت سلیمہ کی پہچان ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کے سفر میں تھے۔ جب آپ بیت المقدس میں رُکے تو آپ کے سامنے کچھ مشروب پیش کئے گئے۔ روایت میں آتا ہے کہ شراب پیش کی گئی تو اللہ کے نبیؐ نے اس کو ریجیکٹ کر دیا کہ میں نہیں پیوں گا۔ پھر اس کے بعد آپؐ کو دودھ پیش کیا گیا تو آپؐ نے دودھ پیا۔ جبرائیل علیہ اسلام نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ شراب پی لیتے تو آج آپ کی پوری امت شرابی ہو جاتی، تو آپ نے فطرت کی چیز پسند کی۔ اسی طرح آپ دیکھیں کہ پچھلی آیتوں میں دودھ تھا یہاں شراب ہے تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

دعا بھی سکھائی ہے، دودھ پیش کریں یا دودھ پییں تو یہ دعا پڑھا کریں اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ اس کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ ہمیں اس میں برکت دے، یعنی اس دودھ میں برکت دے اور ہمیں اس کے علاوہ اور بھی چیزیں دے۔ اب چلتے ہیں ہم تیسرے ٹیچر کے پاس دیکھتے ہیں کہ وہ ہمیں کیا سکھاتا ہے

شہد کی مکھی؛

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿٦٨﴾

اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھیوں کو ارشاد فرمایا کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور اونچی اونچی چھتریوں میں جو لوگ بناتے ہیں گھر بنا۔

وحی کا معنی ہے اشارہ کرنا لفظ وحی نہیں ہوتا عربی زبان میں 'ی' سائلنٹ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اردو میں ہمارے پاس اعراب نہیں ہوتے تو ہم 'یا' بھی بولتے ہیں۔ اس کا لفظی معنی ہے خاموش اشارہ کرنا، تیز اشارہ کرنا، بڑی تیزی سے کسی کو اشارہ کر دینا۔ یہاں وحی سے مراد وہ وحی نہیں ہے جو اللہ کے نبیوں کی طرف آتی تھی، بلکہ مراد یہ ہے کہ دلوں پہ اقرار ڈال دینا، پروگرامنگ کر دینا، کچھ بھی اس کو کہہ دیجئے کیا کہا اس کو اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا کہ گھر بناؤ پہاڑوں میں، وَّمِنَ الشَّجَرِ اور درختوں میں ، وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ اور چھتوں میں، یعنی اللہ تعالی نے شہد کی مکھی کو گھر بنانے کے لئے 3 لوکیشن دے دیں۔ یا اونچی جگہ پر یعنی پہاڑوں پر، یہ اللہ نے حفاظت کا انتظام کیا ہے۔ پھر درختوں کے اوپر چھجے بناؤ، وہاں بھی لوگوں کو جانا مشکل ہو گا اور ان دونوں میں سے کچھ نہ ہو تو چھت کے اوپر جا کے بناؤ، تا کہ شدید قسم کے لوگ کہیں تمہارا گھر خراب نہ کر دیں۔ پہلی بات، کائنات کی ہر چلتی ہوئی مخلوق اللہ کے حکم کے مطابق اپنا لائف پلان چلا رہی ہے اور اس میں لفظ يَعْرِشُوْنَ، بلندی کو کہتے ہیں۔ پیچھے لفظ پڑھ چکے

ہیں اَوۡ كَالَّذِىۡ مَرَّ عَلٰى قَرۡيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا پہاڑوں کے اوپر کی چیز ہے اور اگر آپ نے بچپن میں کبھی شہد اکٹھا کیا ہو یا شہد کے چھجے دیکھے ہوں تو وہ سارا کچھ ذہن میں لے آئیں کہ ہمیشہ یہ اوپر گھر بناتی ہیں۔ یہ پہلا مرحلہ ہے کہ تم اپنا گھر بناؤ۔ وہ بنالیا، دوسرے مرحلے میں حکم دیا ہے،

ثُمَّ كُلِىۡ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُكِىۡ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا‌ ؕ يَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِهَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ فِيۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۶۹﴾

اور ہر قسم کے میوے کھا۔ اور اپنے پروردگار کے صاف رستوں پر چلی جا۔ اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اس میں لوگوں (کے کئی امراض) کی شفا ہے۔ بے شک سوچنے والوں کے لیے اس میں بھی نشانی ہے

تم پھلوں کو کھاؤ یہ دوسرا حکم ہے۔ بس تم چلو، یہ تیسرا حکم ہے۔ سَلَکَ، چلنے کو کہتے ہیں اسی سے لفظ 'مسلک' بھی ہے تو فرمایا تم چلو، سُبُلَ رَبِّكِ اپنے رب کے ہموار کئے ہوئے راستوں پر۔ سُبُلَ، سبیل کی جمع ہے، یعنی جو راستے اللہ نے بتا دیے، جو روٹ ہم نے دے دیا، اس پہ چلو۔ گویا کہ شہد کی مکھی کا نیوی گیشن سسٹم اللہ نے فٹ کر دیا۔ اس کو کسی نیوی گیشن کی ضرورت نہیں۔ اس کو اللہ نے بتا دیا ہے تم نے اپنے گھر سے نکل کر کہاں اور کدھر جانا ہے۔

اگلے حکم پر چلیں، فورتھ لیول کیا ہے، يَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِهَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ ان کے پیٹوں سے ایک پینے کی چیز نکلتی ہے، اس کو شہد کہتے ہیں جس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ فِيۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ‌ ؕ اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ جس رنگ کے پھولوں کا رس چوستی ہے اسی رنگ کا شہد ہو جاتا ہے کبھی گہرا

اور کبھی ہلکا۔ کہا اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ، البتہ اس میں نشانی ہے اس قوم کے لئے جو غور و فکر کرتی ہے۔ شہد کی مکھی قدرت کا ایک شاہکار ہے۔ اللہ تعالی نے اس کو اشارہ کیا، اس کے دل میں بات ڈالی، نصیحت کی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالی جو اپنی مخلوق کو تعلیم دیتا ہے وہ کسی مدرسے اور کسی سکول میں نہیں دی جاسکتی۔ آج تک کوئی ایسا مدرسہ، اسکول، یونیورسٹی نہیں دیکھی ہو گی جو شہد کی مکھیوں کے بچوں کو شہد بنانا سکھائے۔

یہ ہے اَلرَّحۡمٰنُ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ یہاں جو لفظ وحی ہے یہ کام سوچنے کے بارے میں ہے۔ اللہ نے اس کے سسٹم کے اندر یہ ڈال دیا ۔ سورۃ حٰم سجدہ میں ہم پڑھیں گے وَاَوۡحٰى فِىۡ كُلِّ سَمَآءٍ اَمۡرَهَا اللہ تعالی نے ہر آسمان کو اس کا امر کر دیا۔ اور اسی طرح ہم سورہ زلزال میں پڑھتے ہیں يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰى لَهَا، اس روز وہ اپنے حالات بیان کر دے گی کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا (ہو گا)۔ سورۃ انفال میں فرشتوں کی طرف وحی کرنے کا حکم ہوچکا اِذۡ يُوۡحِىۡ رَبُّكَ اِلَى الۡمَلٰٓئِكَةِ اَنِّىۡ مَعَكُمۡ فرشتوں کی طرف وحی کی کہ تم چلو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ مچھلی کے بچے کو تیرنا، پرندے کے بچے کو اڑنا اور انسان کے پیدا ہونے والے بچے کو دودھ پلانا کس نے سکھایا۔ سورۃ قصص میں آتا ہے وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰۤى اُمِّ مُوۡسٰٓى اَنۡ اَرۡضِعِيۡهِ‌ۚ ہم نے موسی کی ماں کو وحی کی کہ اپنے ہی بچے کو دودھ پلاؤ۔ یہ وہ چیز ہے جو آج لوگوں کو بہت بڑے بڑے کام کرنے پر مائل کرتی ہے۔ اور وہ یہ کہ تم غور و فکر کرو۔ اللہ کی طرف سے خاص قسم کی رہنمائی ہوتی ہے۔

دورۂ قرآن میں ہم نے پڑھا کہ اللہ کے سکھانے کے دس درجے ہیں۔ وحی کی، ہدایت کی دس چیزیں پڑھیں جس میں ایک یہ بھی تھی وحی بیانیاں، کسی ایک کے حال کو دیکھ کر آپ کام چھوڑ دیتے ہیں یا

کر لیتے ہیں، لیکن یہاں ہم شہد کی مکھی پر غور و فکر کریں گے۔ شہد کی مکھی کے اندر بھی قدرت کے شاہکار ہیں۔ شہد کی مکھی کو اللہ تعالیٰ نے اتنی قدرت دی ہے کہ چھوٹا سا دماغ ہونے کے باوجود اللہ کے احکامات کو کیسے لیتی ہے۔ اس کے اندر ایک زہر کی تھیلی ہوتی ہے۔ اگر یہ پھٹ جائے تو سارا شہد زہریلا ہو جائے اس کے کام کرنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ شہد کی مکھی سب سے پہلے اللہ کے حکم اَنِ اتَّخِذِيْ پر تعمیل کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی، گھر بناتی ہے یہ کناروں سے گھر بنانا شروع کرتی ہے، شہد بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مکھی سب سے پہلے شہد اپنے پیٹ میں لے کے جاتی ہے۔ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ دنیا کی کیا بات کروں یہ تو شہد کی مکھی کے پیٹ کا فُضلہ ہے۔ ایک پاؤنڈ شہد بنانے کے لیئے مکھی کو 20 لاکھ پھولوں کا رس چوسنا پڑتا ہے اور 30 لاکھ اُڑانیں اُڑنا پڑتی ہیں۔ کچھ مکھیاں گھر بناتی ہیں۔ کچھ پھولوں کا رس لاتی ہیں۔ وہ رس خاص پتلی قسم کا پانی ہوتا ہے، جسے وہ گھر کے کونوں میں قطرہ قطرہ ڈالتی ہیں، اور دوسری مکھی پنکھا جھلتی ہے۔ جب شہد کی مکھی کے پیٹ میں سے پانی نکلتا ہے تو وہ بہت گرم لیکوڈ پانی ہوتا ہے۔ دوسری مکھی اس کے اوپر اپنے پروں سے پنکھا جھلتی ہے ۔ جس کی وجہ سے وہ شہد ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایک تیسری مکھی جس کے پیٹ میں سے ایک موم نکلتا ہے، وہ ہر ایک کے اوپر ایک قطرہ موم کا ڈالتی ہے تو وہ سیل پیک کر دیتی ہے۔ پھر اس کے بعد جو شہد کی مکھیوں کا چھجہ ہے اس کے ارد گرد دربان مکھیاں ہوتی ہیں جو کیڑے مکوڑوں کو وہاں آنے سے روکتی ہیں اور یہ سب کام فیمیل کرتی ہیں۔

كُلِيْ ، فَاسْلُكِيْ ، ذُلُلًا یہ جو 'یا' ہے سب فی میل کے لئے ہے۔ میل مکھی کا ایک ہی کام ہے کہ وہ اس کو فرٹیلائز کرتی ہے۔ فطرت کا اصول ہے اللہ نے جو عورت سے کام لیا وہ مرد کر ہی نہیں سکتے۔ سورۃ آل

عمران میں پڑھا تھاوَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ یہ پوری کائنات سے پتہ چلتا ہے کہ پروڈکٹیویٹی عورت کے پاس ہے۔بچے ماں کی گود میں رکھے ہیں۔اگر باپ کی گود میں دیے ہوتے گھر جاتے تو دیکھیں کیا حال ہوتا۔مرد کے اندر وہ طاقت نہیں ہے۔اللہ تعالی نے عورت کے اندر اپنی صفت رکھی ہے، خلاقیت ،تربیت، اور ربوبیت، مرد کو بس قوام اور مضبوط بنایا۔ایک دفعہ یہ مکھیاں شہد بناتی ہیں پھر اس کو دوبارہ چوس لیتی ہیں۔چوس کے دوبارہ اس کے پاس لے کے جاتی ہیں شہد کی مکھی کے اندر گلینڈز ہوتے ہیں جو پھلوں کے رس کے اندر کچھ اس طرح چیزوں کو مکس کرتے ہیں کہ وہ شہد میں بدلتا ہے۔کہتے ہیں آج تک آرٹیفیشل گلینڈ بنانا ممکن ہی نہیں ہے۔ہر چیز آرٹیفیشل بن رہی ہے دودھ آرٹیفشل بن گیا، لیکن اس کے لیے کوئی چیز ممکن نہیں ہے۔اور جس پھول کا رنگ چوس لیتی ہے دوسری مکھیاں ادھر نہیں جاتی شہد کی مکھی جس پھول کے اندر سے رس چوس چکی ہوتی ہے وہ خالی ہو جاتا ہے تو اس کے پاس ایک خوشبو کا سپرے کر آتی ہے۔اس کے جسم سے ایک فریگرنس نکلتی ہے۔جب وہاں سے بھاگتی ہے تو اس کے اوپر ایک خوشبو کرتی ہے، تو دوسری مکھیوں کو دور سے پتہ چل جاتا ہے کہ رس چوس لیا ہے۔ وقت ضائع نہیں کرتیں۔

کام کرنے کا طریقہ اور اسکی دو بڑی قسمیں ہوتی ہیں ایک کوئین فلائی، صرف انسٹرکشن دیتی ہے۔اور دوسری ورکرز، مزدور مکھیاں، اس کی فوج کام کرتی ہیں۔کہتے ہیں جو چھتے کے پاس دربان جب کم ہو جاتے ہیں تو جو تھوڑے سے میل رہ جاتے ہیں شہد کی مکھیاں انکو بھی نکال دیتی ہیں۔پھر جو ارد گرد کیڑے ہوتے ہیں ان کو بھی دور کرتی رہتی ہیں۔ شہد میں شفا ہے، قرآن میں بھی شفا ہے۔

بندہ مومن اور شہد کی مکھی میں بہت ساری مماشلت ہوتی ہے۔ شہد حاصل کرنے کے لئے شہد کی مکھی اتنی اڑان اڑتی ہے۔ اور شہد کی مکھی کس رفتار سے چلتی ہے 24 میل فی گھنٹہ۔ ایک گھنٹے میں 24 میل چل سکتی ہے۔ اپنی زندگی میں ایک شہد کی مکھی اتنا چلتی ہے کہ اگر اس چال کو گلوب کے ارد گرد رکھا جائے تو گلوب کا ایک پورا چکر لگ جاتا ہے۔ اللہ اکبر۔ ایک پاؤنڈ شہد بنانے کے لئے 556 مکھیاں کام کرتی ہیں اور چھ ہفتوں میں ایک پاؤنڈ شہد بنتا ہے۔ شہد کی مکھی جتنی محنت کرتی ہے اس میں سے ون تھرڈ شہد بنتا ہے باقی ٹو تھرڈ ویسٹ ہو جاتا ہے۔ بعض مکھیاں ایسی بھی ہیں جو اپنی پوری زندگی میں چھ سے آٹھ چمچ شہد بنا کے مرتی ہیں اور کوئی آدھا چمچ بنا کے مر جاتی ہیں۔

ہم اللہ کے عبادت میں کتنا تھکتے ہیں۔ آپ دیکھیں شہد کی مکھی کا دماغ کتنا ہے اور اس کا کام کتنا ہے اور ہمارا دماغ کتنا ہے اور ہمارے کام کتنے ہیں۔ کہتے ہیں خالص شہد اگر دو ہزار سال تک بھی پڑا رہے تو خراب نہیں ہوتا۔ شہد کی مکھی میں جو ہمیں خوبیاں میں ملتی ہیں یہ سب کام کیسے کرتی ہیں پہلی بات یہ ہے کہ اس کو اپنے کام کا پتہ ہے، راستوں کے نام کا پتہ ہے۔ اس کی زندگی کا کیا مقصد ہے اس کو پتہ ہے کہ میری زندگی کا مشن کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ شہد کی مکھی میں محنت، ہاڑ ورکنگ، اگر ہم کو اتنی محنت کرنی پڑے تو ہم کہیں گے کہ چھوڑو چینی کھالیں گے۔

شہد کی مکھی کی تیسری خوبی جو اس میں ہمیں ملتی ہے وہ فوکس، یہ بندۂ مومن کا تقابل بھی ہے ایک طرف بندہ مومن اور ایک طرف شہد کی مکھی۔ فوکس ہوتی ہے، کوئی کچھ بھی کرے یہ اپنے کام سے کام رکھتی ہے۔ ہم تو نماز میں بھی ادھر ادھر دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اس کے بعد اس کے اندر جو اگلی خوبی ہے وہ مسلسل کام کرتی ہے۔ تھکتی نہیں ہے، شہد کی مکھی ڈنگ اس لیے مارتی ہے جو اس کو تنگ

کرتا ہے اس کو مارتی ہے، کہ میں کام کر رہی ہوں تو مجھے ڈسٹرب کر رہے ہو۔ اس میں بڑا خوبصورت تقابل ہے ایک طرف شہد کی مکھی کو لکھیں دوسری طرف انسان کو لکھیں۔

شہد کی مکھی میں سب سے زیادہ ہمیں محنت نظر آتی ہے اس لیے انسان کو بھی محنت کرنی چاہیے۔ اس کے بعد دوسری خوبی ہے انسٹرکشنز کو مانتی ہے۔ اللہ نے کہا تھا وَاَوْحٰی تو کیا اب مکھی اپنی مرضی کرلے۔ جب کہ ہم تو انسٹرکشن کو فالو کرنا اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں۔ یہ ناکامیوں کی وجہ ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کے انسٹرکشن کو ماننا چاہیے۔ تیسرا جو ہمیں شہد کی مکھی سے بہت بڑا سبق ملتا ہے۔ وہ ہے ٹیم ورک، مل کر کام کرتی ہے۔ اس کے اندر ٹائم مینیجمنٹ ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس کے اندر امامت، ایک لیڈر والی خوبیاں ہیں۔ کوئی مکھی دوسری مکھی کو یہ نہیں کہتی کہ تم ہمیں یہ حکم کیوں دے رہی ہو، مگر اس طرح کام کرتی ہیں کہ جس کو جو کام دیا ہوا ہے وہ کرتی ہیں۔

پھر اگلی چیز دیکھیں ذُلُلًا عاجزی، نرمی سے کام کرتی ہیں۔ یہ خاموشی سے کام کرتی رہتی ہیں اور ہمیں بھی نرمی سے چلنا ہے۔ ہم سب اپنی چال بھی دیکھیں کہ کیسے چلتے ہیں۔ اور مریل چال بھی نہیں چلنی کہ بیمار لگیں۔ جو کام بھی کرتی ہیں اس کی نیت کیا ہے کہ شہد پروڈیوس کروں۔ اس لیے بندۂ مومن جو بھی کام کرے اس کے اندر نیت ہو کہ انسانیت کو، اللہ کے دین کو فائدہ دو، نفع دو۔ شہد کی مکھیوں کے اندر ایک اور بات یہ ہے کہ ان کو بڑا بننے کا شوق نہیں ہوتا کہ میں نمایاں نظر آوں، سب سے الگ دِکھوں۔ ایک ہی وردی میں فوج کیسے لگتی ہے۔ انسان اپنے ظاہری حال حلیے سے پہچانا جاتا ہے۔ ایئر ہوسٹوں نے اگر یونیفارم نہ پہنے ہوں تو لوگ ان سے کام نہ لیں۔ یکسانیت خوبصورتی پیدا کرتی ہے۔ گھر کو ڈیکوریٹ کرتے ہوئے ایک رنگ کی چیزیں رکھیں تو خوبصورت لگیں گی۔ جب اصل ایک مکھی

ہوتی ہے تو بالکل خوبصورت نہیں لگتی لیکن جو ساری مکھیاں ایک جگہ جمع ہوتی ہیں تو کتنی خوبصورت لگتی ہیں۔

ایک کوٹیشن ہے کہ عام مکھی اور خوبصورت مکھی میں فرق ہے۔عام مکھی گندگی پر بیٹھتی ہے اور شہد کی مکھی پھولوں پر بیٹھتی ہے۔عام مکھی وہاں سے جراثیم لے کر اٹھتی ہے اور شہد کی مکھی وہاں سے شہد لے کے اٹھتی ہے۔جب بے کار اور بے مقصد جینے والے لوگ وہ ہوتے ہیں جو حقیقت میں صرف دوسروں کا وقت ضائع کرتے ہیں۔ مکھی کبھی بھی آپ کو ڈنگ نہیں مارے گی اگر آپ اس کو تنگ نہیں کریں گے۔ جب یہ ایک جیسی ہیں تو خوبصورت لگتی ہیں۔اور یہ اکٹھی اوپر سے اوپر بیٹھتی ہیں۔ ایک دوسرا نکتہ، کہ ساری زندگی کی اطاعت کرنی ہے۔یہ نہیں کہ شروع میں کرلی اور بعد میں نہیں کی۔زندگی مقصد والی گزارو، اور زندگی کا مقصد جانو اور دین کے لیے سفر کرو۔اگر ہم نے دین کے لیے سفر نہیں کیا تو ہم نے دین کی روح نہیں پہچانی۔کیونکہ جو سفر کی صعوبتوں کے اندر دین کا کام کر جائے گا وہ یقیناً اپنے مقصد کے ساتھ سچا ہی ہو گا۔دوسروں کے مقصد کے لئے کام کرنا ہے۔یہ ایک گول بناتی ہے۔اسکی زندگی کا مقصد واضح ہوتا ہے۔شہد کی مکھی کو یہ پتہ ہے کہ شہد میں نے ہی بنانا ہے۔ہم بھی یہی سوچ، سوچیں کہ قرآن صرف میرے لیے نازل ہوا ہے اور میں ہی ایک بندہ ہوں جس کو اللہ کا قرآن دنیا میں پھیلانا ہے اور انسانیت کو فائدہ دینا ہے۔

شہد کے اندر کیا خوبیاں ہیں، زخموں کو بھر دیتا ہے۔ابنِ عمرؓ کے متعلق ہے کہ جب کوئی زخم آتا تھا تو فوراً شہد سے بھر دیتے تھے۔حضرت عبد الرحمن بن عوف کے بھائی بیمار ہو گئے اللہ کے نبیؐ کے پاس آئے، کہا اللہ کے نبی میرے بھائی کا پیٹ خراب ہے، فرمایا شہد دو، جب شہد دیا تو پیٹ اور خراب ہو گیا

۔پھر دوبارہ آئے، پھر آپ نے یہی کہا۔ اللہ کے نبیؐ طبیعت اور خراب ہو رہی ہے تو آپؐ نے فرمایا اور دے دو، فرمایا کہ تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اللہ کا قرآن سچا ہے۔ تیسرے دن جب آئے تو فرمایا بالکل ٹھیک ہو گیا ہے۔ فرمایا جو شہد دیا تو اس کے جسم کے اندر جو گندگی تھی وہ نکل گئ، اب اس کا پیٹ صاف ہو گیا تھا۔

شہد کے اندر بہت ساری شفا ہے۔ روز کا ایک آدھا چمچ شہد اور اس کے ساتھ کلونجی گرم پانی کے ساتھ صبح روز پیئیں سب بیماریاں بھاگ جائیں گی۔ شہد بال گرنے سے بھی روکتا ہے۔ اگر کھانسی بہت زیادہ ہو تو تھوڑا سا شہد اور ایک چٹکی کالی مرچ لیمن جوس ڈالیں اور پھر چمچ چاٹ لیں، کھانسی دور ہو جائے گی۔

دوسری بات کہ اس میں ٹیم ورک بہت زیادہ ہے۔ شہد کی مکھی تھکتی نہیں ہے۔

ان تھک محنت کرتی ہے۔ بندۂ مومن بھی ساری زندگی محنت کرتا ہے کیونکہ اس کو پتہ ہے قبر میں جا کے سونا ہے۔ شہد کی مکھی چھٹیاں نہیں کرتیں۔ یہی سمجھ لیں کہ ابھی کائنات کا صرف ایک چھلکا ڈسکور ہوا ہے۔ ابھی تو ہم نے دیکھا ہی کچھ نہیں ہے، ابھی بہت کم دنیا دیکھی ہے۔ شہد کے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔

شہد کی مکھی کے بارے میں کچھ اور فگرز ہیں کہ یہ اپنے کام کو انجوائے کرتی ہے۔ بوجھ نہیں سمجھتی، کتنے لوگ ہیں جو قرآن کو انجوائے کرتے ہیں اور کتنے بوجھ سمجھتے ہیں۔ شہد کی مکھی چھ ہفتے جیتی ہے اور اتنے وقت میں اپنا کام ختم کر کے دنیا سے چلی جاتی ہے۔

اللہ سے دعا ہے اللہ ہم سب کو مل کر کام کرنے کی توفیق دے۔(آمین) جتنی لوگوں کو شہد کی ضرورت ہے، اس سے زیادہ لوگوں کو قرآن کی ضرورت ہے۔ مقصد کے ساتھ جئیں اور اُمتِ مسلمہ کے پاس جو خوبصورت مذہب ہے کیا سب کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جتنی کوشش کریں گے اللہ تعالی اتنی ہی کوششوں میں برکت دے گا اور مل جل کر کام کریں گے۔